روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 9 جولائی 2001ء، 16 ربیع الثانی 1422 ہجری - 9 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 152

کتابت حدیث کی اجازت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ سے احادیث سنتا ہوں اور مجھے بہت اچھی لگتی ہیں لیکن مجھے یاد نہیں رہتیں۔

اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا تو اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لے (یعنی لکھ لیا کر)

(جامع ترمذی کتاب العلم باب الرخصۃ فی کتابۃ العلم حدیث نمبر 2590)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہمیں اپنے دین کی تمام تفصیلات احادیث نبویہ کے ذریعہ سے ملی ہیں۔ مثلاً یہ نماز جو پنجوقت ہم پڑھتے ہیں گو قرآن مجید سے اس کی فرضیت ثابت ہوتی ہے مگر یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی دو رکعت فرض اور دو رکعت سنت۔ اور پھر ظہر کی چار رکعت فرض اور چار اور دو سنت اور مغرب کی تین رکعت فرض اور پھر عشاء کی چار۔ ایسا ہی زکوٰۃ کی تفاصیل معلوم کرنے کے لئے ہم بالکل احادیث کے محتاج ہیں۔ اسی طرح ہزار ہا جزئیات ہیں جو عبادات اور معاملات اور عقود وغیرہ کے متعلق ہیں اور ایسی مشہور ہیں کہ ان کا لکھنا صرف وقت ضائع کرنا اور بات کو طول دینا ہے۔ علاوہ اس کے اسلامی تاریخ کا مبدء اور منبع یہی احادیث ہی ہیں اگر احادیث کے بیان پر بھروسہ نہ کیا جائے تو پھر ہمیں اس بات کو بھی یقینی طور پر نہیں ماننا چاہئے کہ درحقیقت حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اصحاب تھے جن کو بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی ترتیب سے خلافت ملی اور اسی ترتیب سے ان کی موت بھی ہوئی کیونکہ اگر احادیث کے بیان پر اعتبار نہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ان بزرگوں کے وجود کو یقینی کہہ سکیں اور اس صورت میں ممکن ہوگا کہ تمام نام فرضی ہی ہوں اور دراصل نہ کوئی ابوبکر گذرا ہو نہ عمر نہ عثمان نہ علی (۔) ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ اور دادا کا نام عبدالمطلب ہونا اور پھر آنحضرت صلعم کی بیویوں میں سے ایک کا خدیجہ اور ایک کا نام عائشہ اور ایک کا نام حفصہ رضی اللہ عنہن ہونا اور دایہ کا نام حلیمہ ہونا۔ اور غار حرا میں جاکر آنحضرتؐ کا عبادت کرنا اور بعض صحابہ کا حبشہ کی طرف ہجرت کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد بعثت دس سال تک مکہ میں رہنا اور پھر وہ تمام لڑائیاں ہونا جن کا قرآن کریم میں نام ونشان نہیں اور صرف احادیث سے یہ تمام امور ثابت ہوتے ہیں (۔) دیکھنا چاہئے کہ ہمارے مولیٰ وآقا کی سوانح کا وہ سلسلہ کہ کیونکر قبل از بعثت مکہ میں زندگی بسر کی اور پھر کس سال دعوت نبوت کی اور کس ترتیب سے لوگ داخل اسلام ہوئے اور کفار نے مکہ کے دس سال میں کس کس قسم کی تکلیفیں پہنچائیں اور پھر کیونکر اور کس وجہ سے لڑائیاں شروع ہوئیں اور کس قدر لڑائیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس حاضر ہوئے اور آنجناب کے زمانہ زندگی تک کن کن ممالک تک حکومت اسلام پھیل چکی تھی اور شاہان وقت کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کے خط لکھے تھے یا نہیں اور اگر لکھے تھے تو ان کا کیا نتیجہ ہوا تھا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کے وقت کیا کیا فتوحات اسلام ہوئیں اور کیا کیا مشکلات پیش آئیں اور حضرت فاروق کے زمانہ میں کن کن ممالک تک فتوحات اسلام ہوئیں۔ یہ تمام امور صرف احادیث اور اقوال صحابہ کے ذریعہ سے معلوم ہوتے ہیں۔

(شہادت القرآن ۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 299)

وعدہ لکھوانے میں تاخیر کا نقصان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ

"جو دوست وعدے لکھوانے میں سستی سے کام لیتے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں اور وہ اس طرح کہ (دین حق) نے ہمیں بتایا ہے اللہ تعالیٰ مومن کی نیت پر بھی ثواب دیتا ہے"

یہ ارشاد ان احباب کے لئے لمحہ فکریہ پیدا کرنے کا موجب ہونا چاہئے جو وعدہ نہیں کرتے اور فرماتے ہیں کہ ہم کسی وقت نقد ادا کر دیں گے۔ اصل ثواب اطاعت میں ہے۔ سو اس طریق کی پیروی کہ اعلان سنتے ہی وعدہ پیش کر دینا غیر معمولی ثواب کا حامل ہوتا ہے۔ بوجہ اس کے کہ فوری وعدہ کرنے میں حضرت مصلح موعود کے قائم فرمودہ نظام کی اطاعت کی جاتی ہے۔ اور اصل برکت اور ثواب اطاعت میں ہے۔

(وکیل المال)

وقف عارضی اصلاح نفس

کا ذریعہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

"تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی عقلوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔"

(روزنامہ الفضل 12 فروری 1977ء)

حضور انور کی ڈاک کے متعلق ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 20 اپریل 2001ء میں فرمایا

میں ڈاک کے متعلق یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو مجھے ڈاک ملتی ہے ایک زمانہ تھا کہ وہ خلاصے بنا کر میرے سامنے پیش کئے جاتے تھے۔ یہ خلاصوں کا رواج اب تک پاکستان میں بھی ہے' کراچی' لاہور' وغیرہ' ربوہ اور جرمنی میں بھی ہے لیکن جو براہ راست خط مجھے ملتے ہیں وہ میں خود ضرور دیکھتا ہوں' ان کا خلاصہ نہیں بنایا جاتا۔ تو اس لئے یہ خیال کریں کہ اگر میری یہ نیت ہے کہ میں خود اپنے ہاتھ میں لے کر پڑھا کروں تو کچھ اختصار سے کام لیا کریں۔

بعض لطیفے بھی ہوتے ہیں ایک خاتون نے مجھے کوئی پندرہ بیس صفحے کا خط لکھا اور آخر پر لکھا کہ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے اس لئے بہت اختصار سے کام لے رہی ہوں اور آخر پر بات کچھ بھی نہیں نکلی' کچھ بھی بات نہیں تھی۔ نہ شکایتیں تھیں نہ کوئی اور ذکر۔ اپنے خاندانی حالات کا تذکرہ تھا۔ تو یہ سلوک نہ کریں کہ پھر مجھے دوبارہ خلاصوں کی طرف واپس جانا پڑے۔ اگر خلاصہ نکالنا آپ کے لئے دوبھر ہو یعنی چھوٹا خط لکھنا تو بے شک پہلے ایک لمبا خط لکھ لیا کریں' چالیس پچاس صفحے کا' اس کے بعد خود اس کو دیکھیں کہ اس میں کوئی کام کی بات ایسی ہے جو مجھے علم ہونی چاہئے۔ پھر وہ مجھے بتائیں تو آپ کے خط کا خلاصہ آپ کے ہاتھ کا نکلا ہوا مجھے پہنچ جائے گا۔

اور دوسرے یہ کہ شادی بیاہ کے جھگڑوں میں' ساس سے شکایت میں' نندوں سے شکایت میں' خاوند سے یا بیوی سے شکایت میں مجھے کوئی تفصیل نہ لکھا کریں کیونکہ جو بھی آپ تفصیل لکھیں گے وہ یکطرفہ ہے اور بڑا ظلم ہے اگر میں یک طرفہ بات سن کر اس پر اعتبار کر لوں۔ تو وہ سارے خطوط میں مجبوراً امور عامہ کو یا دوسرے اداروں کو جنہوں نے تحقیق کرنی ہے ان کی طرف مارک کر دیتا ہوں۔ وہ ان کو دیکھتے ہیں اور مجھے بتاتے ہیں۔ تو کیا فائدہ اتنے لمبے خطوط لکھنے کا۔ یہ لکھا کریں کہ ہماری فلاں سے یہ ایک شکایت ہے دعا کریں کہ اللہ ہم دونوں میں سے جو غلطی پر ہے اس کو ٹھیک کر دے اور یہ شکایتیں رفع ہوں۔ اور جو اپنے شکایتی خطوط کی تفصیل ہے وہ بے شک متعلقہ ادارہ کو' باہر کی جماعتیں ہیں تو وہاں سیکرٹری امور عامہ کو یا سیکرٹری اصلاح وارشاد وغیرہ کو دے دیا کریں اور پھر وہ جو چاہیں تحقیق کرنے کے بعد خود اس تحقیق کا خلاصہ مجھے دیا کرتے ہیں اور پھر میں فیصلہ کر سکتا ہوں کہ کس فریق کی بات سچی تھی اور کس کی جھوٹی تھی۔

ایک اور بھی سلسلہ چل پڑا ہے بعض لوگوں نے کمپیوٹر میں خط ڈالے ہوئے ہیں اور ایک ہی مضمون ہے اور روزانہ کمپیوٹر سے وہ خط نکلتا ہے اور مجھے بھجوا دیتے ہیں۔ اب میں پڑھ پڑھ کے حیران ہو گیا ہوں کہ اس روزانہ کے کمپیوٹر کے ڈالے ہوئے سے مجھے کیا فرق پڑے گا کیونکہ دلی جذبات تو پہنچتے نہیں کیونکہ کمپیوٹر نے ایک نوکر بن کے وہ چیز مجھے پہنچا دی ہے۔ لیکن ذرا ٹھہر ٹھہر کے آرام سے لکھا کریں اور بہتر یہی ہے کہ کمپیوٹر میں ڈالنے کی بجائے اپنے ہاتھ سے لکھا کریں یا ٹائپ کرنا ہو تو کمپیوٹر میں ٹائپ کروا لیا کریں لیکن مختصر' مطلب کی بات کریں۔ یہ نہ ہو کہ پچیس صفحے کا خط ہو اور آخر پر ہو "آمد برسر مطلب" کہ اتنی لمبی تحریر کے بعد اب میں اپنے مطلب کی بات بیان کرتا ہوں تو آمد برسر مطلب کو خط کے شروع میں بیان کر دیا کریں باقی خط کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

بعض لوگ ایک خط لکھ کر اس کی فوٹو کاپیاں کروا لیتے ہیں اس پر صرف تاریخ نہیں لکھتے وہ اپنے ہاتھ سے تاریخ ڈالتے ہیں گویا کہ انہوں نے ہر خط نیا لکھا ہے تو ہمیں سمجھ تو آ ہی جاتی ہے کیا فائدہ اس کا؟ اس لئے دھوکہ اسے دیں جسے دے سکتے ہیں بلکہ اس کو بھی نہ دیں۔ یہ فضول بات ہے۔ دعا کی تحریک کے لئے دل کا جذبہ ہے جو ضروری ہے اگر دل کا جذبہ کسی طرح پہنچ جائے تو خواہ وہ ہفتہ میں ایک دفعہ پہنچے یا مہینہ میں ایک دفعہ پہنچے اس کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ ورنہ ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو گھنٹے میں خط میں ڈھونڈتا رہتا ہوں کہ اصل مطلب کی کیا بات ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ لوگ انشاء اللہ اصل مطلب کی بات پہلے کیا کریں گے۔ اب اس کے بعد میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 3 جولائی 2001ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 10 جولائی 2001ء

12-15 a.m	لقاء مع العرب نمبر 351
1-15 a.m	ترکی پروگرام
1-50 a.m	مجلس عرفان
2-50 a.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
3-30 a.m	دستاویزی پروگرام
4-30 a.m	چائنیز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس حدیث
6-05 a.m	چلڈرنز کارنر گلدستہ نمبر 42
6-35 a.m	چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
6-50 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
7-55 a.m	طبی معاملات
8-30 a.m	بنگالی ملاقات
9-30 a.m	فرانسیسی پروگرام
9-55 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس حدیث
12-00 p.m	پشتو پروگرام
1-00 p.m	طبی معاملات
1-55 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کارنر گلدستہ نمبر 42
4-30 p.m	چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
5-05 p.m	تلاوت۔ خبریں
5-40 pm	بنگالی سروس
6-40 p.m	بنگالی ملاقات
7-50 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
9-25 p.m	چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

بدھ 11 جولائی 2001ء

12-00 a.m	اردو کلاس
1-05 a.m	ایم ٹی اے ناروے کا پروگرام
1-30 a.m	بنگالی احباب سے حضور کی ملاقات
2-30 a.m	طبی معاملات
3-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
4-05 a.m	بیت بازی
4-25 a.m	فرانسیسی پروگرام
5-05 a.m	تلاوت۔ خبریں
5-55 a.m	حکایات شیریں
6-20 a.m	واقفین نو کا پروگرام
6-40 a.m	روشنی کا سفر
7-00 a.m	دستاویزی پروگرام
8-05 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
8-35 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
9-35 a.m	لقاء مع العرب نمبر 353
10-35 a.m	اردو اسباق
11-05 a.m	تلاوت۔ خبریں
11-55a.m	حکایات شیریں
12-15 p.m	واقفین نو کا پروگرام
12-35 p.m	روشنی کا سفر
1-00 p.m	سواحیلی پروگرام
2-10 p.m	لقاء مع العرب نمبر 353
3-10 p.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
3-40 p.m	انڈونیشین سروس
4-35 p.m	اردو اسباق
5-05 p.m	تلاوت۔ خبریں
5-30 p.m	بنگالی سروس
6-30 p.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
8-00 p.m	دستاویزی پروگرام
9-00 p.m	واقفین نو کا پروگرام
9-40 p.m	اردو اسباق
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت۔ فرانسیسی پروگرام

جمعرات 12 جولائی 2001ء

12-20 a.m	لقاء مع العرب نمبر 353
1-35 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
2-30 a.m	دستاویزی پروگرام
3-35 a.m	ایم ٹی اے لائف اسٹائل
4-10 a.m	روشنی کا سفر
4-35 a.m	اردو اسباق نمبر 54
5-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس ملفوظات
6-00 a.m	پروگرام گلدستہ
6-45 a.m	دستاویزی پروگرام
7-00 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
8-05 a.m	کوئز: تاریخ احمدیت
8-40 a.m	مجلس سوال و جواب
9-55 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس ملفوظات
12-00 p.m	سندھی پروگرام
1-00 p.m	کوئز: تاریخ احمدیت
1-35 p.m	دستاویزی پروگرام
2-00 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کارنر گلدستہ نمبر 43
4-40 p.m	چائنیز سیکھئے
5-10 p.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس ملفوظات
5-40 p.m	بنگالی سروس (خطبہ جمعہ)
6-45 p.m	مجلس سوال و جواب۔ اطفال کی ریلی
9-00 p.m	چلڈرنز کارنر گلدستہ نمبر 43
9-40 p.m	چائنیز سیکھئے
10-10 p.m	جرمن سروس
11-10 p.m	[illegible]

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

میرے ابی - ڈاکٹر عبدالسلام

تحریر: احمد سلام ابن ڈاکٹر پروفیسر محمد عبدالسلام صاحب - انگریزی سے ترجمہ: (کپتان) شمیم احمد خالد صاحب

* جب سے مجھے ٹرائسٹ سے ڈاکٹر حامنڈ (Hamende) کی فیکس ملی ہے کہ کیا میں اپنے ابی کی یادوں پر مبنی مجوزہ کتاب کے لئے کچھ لکھنا پسند کروں گا - میں اس کوشش میں رہا ہوں کہ اپنے ذہن میں واضح ہو جاؤں کہ میں لکھنا کیا چاہتا ہوں - لکھنے کے لئے تو بہت کچھ ہے لیکن میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایسی چند یادیں لکھوں جن سے صحیح اندازہ ہو سکے کہ میرے ابی جان کیسے غیر معمولی انسان تھے - مزید برآں ان کی ذاتی زندگی کے بارے میں کچھ لکھوں - اگر یہ باتیں کچھ بے جوڑ لگیں تو میں قارئین سے معذرت چاہتا ہوں -

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے دو بیٹے عطا فرمائے ہیں - میں انہیں بڑھتے اور ترقی کرتے دیکھ رہا ہوں اور ان کی پرورش اور تربیت سے لطف اندوز ہوتا ہوں - یقیناً میرے ابی جان کو بھی اپنے بچوں کی قربت کی نعمت کا پورا احساس تھا لیکن اپنے عظیم مقاصد کے حصول کے لئے انہوں نے اس معاملے میں بہت قربانی دی - ایک دفعہ گھر میں اس بات کا تذکرہ بھی ہوا کہ اس بڑے مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے تنہائی اور خلا کو برداشت کیا اور وہ مقصد دوسرے زیادہ ضرورت مند بچوں کی پرورش تھا - انہیں ان کی ضروریات کا اشد احساس تھا - ہمارے پاس تو ہماری والدہ بھی تھیں اور ضروریات زندگی بھی وافر لیکن ان بچوں کو میرے والد کی توجہ' رہنمائی اور شفقت کی بھی ضرورت تھی - ابی جان کو چونکہ اپنے والد کی مشفقانہ راہ نمائی اور محبت سے بہرہ مند ہونے کا ذاتی تجربہ تھا اس لئے انہیں اولاد کے لئے پدرانہ شفقت کی ضرورت کا پورا احساس تھا - اور انہیں یہ بھی یقین تھا کہ ان کے بچوں کی اصل حفاظت اور تربیت تو اللہ تعالیٰ نے ہی کرنی ہے لہٰذا وہ دعا کی طرف بہت توجہ دیتے تھے -

ابی کے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ابی سے جب بھی پوچھا جاتا ہے کہ ان کے کتنے بچے ہیں تو وہ جواب دیتے کئی ہزار - یہ وہ بچے تھے جو ICTP کے ذریعے ان کے پاس پہنچتے - یہ وہ بچے ہیں جن سے میری اب ملاقات ہوتی ہے تو پتہ لگتا ہے کہ انہوں نے ان کے لئے کیا کچھ کیا - انہیں دوسری امداد کے علاوہ کتنی حوصلہ افزائی' کتنا جذبہ دیا - اب احساس ہوتا ہے کہ ان بچوں کو اتنا وقت اور توجہ دینا کتنا ضروری تھا -

بہرحال ہم باپ بیٹے کے لئے مشکل تھا کہ ان کے لندن میں چند گھنٹے قیام کے دوران ہمارے باہمی رشتہ کی پیاس کا خاطر خواہ علاج ہوتا - اسی لئے میرے بچپن میں ضروری تھا کہ میں ان مختصر ملاقاتوں سے پورا فائدہ اٹھاتا - مجھے یاد ہے کہ جب میں قریباً چھ سال کا تھا تو جب بھی وہ لندن آتے' میں اپنا بستر ان کے کمرے میں لے جاتا تا ان کے ایک روزہ قیام لندن کے دوران ان کے پاس زیادہ سے زیادہ وقت گزار سکوں - اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیوں مجھے کہا کرتے تھے کہ میں انہیں امپیریل کالج تک لے چلوں یا ائر پورٹ چھوڑ آؤں - اس طریق سے وہ میرے ساتھ کچھ مزید وقت گزار لیتے - کار میں اس ہمسفری کے دوران وہ مجھے اپنی سوچ' خیالات اور رہنمائی سے نوازتے - غیر محسوس طور پر میں ان سے قیمتی سبق سیکھتا - ایسے موقعوں پر وہ مجھے بتاتے کہ چیزیں کیسے کام کرتی ہیں - مثلاً گاڑی کا انجن' انسان کا دل یا ریاضی کا کوئی مسئلہ یا پھر کسی مشہور راجپوت شہسوار یا راج کمار کی کہانی سناتے - ہم دونوں کے لئے یہ لمحات بہت اہم ہوتے - ہم ان سے اکیلے میں بہت لطف اندوز ہوتے -

چنانچہ جب وہ لندن تشریف لاتے ان کا اصرار ہوتا کہ ہم ایک ڈنر اکٹھا کھائیں - کھانے کے دوران وہ ہم سے باری باری پوچھتے کہ سکول کیسے چل رہا ہے' تعلیم میں کیسے ہو یا کوئی مسئلہ ہے جس میں وہ ہماری مدد کر سکتے ہیں - میں چونکہ سب سے چھوٹا تھا' میری باری سب سے آخر پر آتی اور یہ گفتگو بالعموم کھانے کے بعد ان کے کمرے میں ہوتی - وہ تب تک بستر میں ہوتے' ان کا کمرہ گرم ہوتا سوائے ایک لیمپ کے باقی بتیاں بجھ چکی ہوتیں اور کمرے میں اگربتیوں کی دن سے بچی کھچی خوشبو سے ماحول بہت خوشگوار ہوتا - مجھے یاد ہے وہ میرے مسائل کی جڑ تک فوراً پہنچ جاتے اور انہیں ایک لمحہ میں حل فرما دیتے - وہ ہمارا بہت خیال رکھتے اور ہر ممکن ذریعہ سے فوری مدد کرتے -

ابی کو کیسے یقین تھا کہ وہ ہمیں تھوڑا سا وقت دے کر پورا فائدہ اٹھا سکیں گے؟ دراصل انہیں تسلی تھی کہ ان کی مصروفیت میں کوئی وجود تھا جو ان کے بچوں کی پوری دیکھ بھال کر رہا تھا - نہ صرف جسمانی پرورش بلکہ اخلاقی اور روحانی پرورش بھی - وہ تھیں ہماری والدہ جو ہماری پرورش اور تربیت کے لئے پوری راہبر تھیں اور اس شعبہ میں بہت کامیاب تھیں - محاورہ ہے ہر عظیم مرد کے پیچھے ایک عورت ہوتی ہے - یہ بالکل درست تھا - چنانچہ ابی جان میری بہنیں اور میں' میری والدہ کے مقروض ہیں - ابی جان کو پورا احساس تھا کہ اگر وہ چاروں بچوں کی اعلیٰ پرورش کی صلاحیت نہ رکھتیں' گھر چلانے کا مشکل کام نہ کرتیں اور وہ تمام دوڑ بھاگ نہ کرتیں جو بالعموم خاوند کو کرنا ہوتی ہے جبکہ وہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی نیشنل صدر بھی تھیں تو وہ کبھی بھی اپنے عظیم مقاصد کے حصول میں کامیاب نہ ہو سکتے - میری والدہ کی وجہ سے وہ تسلی اور آزادی سے اپنے کام میں مصروف رہے اور گھریلو مصروفیات ان کے آڑے نہ آئیں - میں ابی جان' بہنوں اور اپنی طرف سے امی جان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ابی جان کے تقاضوں کا صحیح اندازہ کر کے ضروری مدد مہیا کی اور ایک کٹھن فرض کو بہت خوش اسلوبی سے نبھایا اور اب بھی نبھائے جا رہی ہیں -

مجھے یاد ہے کہ ایک بار انہوں نے مجھے کہا: " دوسروں کی پرواہ مت کرو کہ وہ کیا کہیں گے - اصل بات تو یہ ہے کہ تم کیا سمجھتے ہو - اگر تم اسے درست سمجھتے ہو تو کر گزرو " - ایک چودہ سالہ نوخیز کے لئے یہ ایک ولولہ انگیز نصیحت تھی -

ابی اپنے والدین کی شخصیت سے بہت متاثر تھے - خصوصاً اپنے والد صاحب کے نظم و ضبط اور اعلیٰ کردار سے اور اپنی ماں کی بے لوث محبت سے - ان کے والد صاحب مضبوط شخصیت کے مالک تھے اور حسب موقعہ سخت نظم و ضبط کے خوگر تھے - ابی اپنے والدین کا بہت خیال رکھتے اور یہی چیز انہوں نے مجھے اور میری بہنوں کو سکھائی - ان کی حتمی رائے تھی کہ ہم والدین کی دعاؤں کے ہمہ وقت محتاج ہیں اور وہ ہمارے بہترین خیر خواہ ہوتے ہیں - انہوں نے اپنے نمونہ سے ہمیں بتا دیا کہ والدین کی خدمت اول فرائض میں سے ہے - یہ وہ امر ہے جس کی ہم سب کو ہمہ وقت یاد دہانی کی ضرورت ہے -

ابی جان نے مجھے آداب اور شائستگی سکھائے ان سے میں نے مہمان کو خواہ کوئی بھی ہو خوش آمدید کہنا اور ان کی خدمت کرنا سیکھا - مجھے یاد ہے وہ اپنے کار ڈرائیور کی ہمیشہ کھانے یا مشروب سے تواضع کرتے اور اسے کار میں بیٹھ کر انتظار نہ کرنے دیتے - ہر مہمان کو پوری محبت اور عزت دیتے اور اس امر کا خیال نہ رکھا جاتا کہ مہمان کون ہے اور کس طبقہ سے تعلق رکھتا ہے -

ابی جان نے مجھے دین کی اہمیت کا خوب احساس دلایا نیز احمدیت پر یقین اور اپنے راجپوت ورثہ کا بھی - وہ مجھے خاندانی عسکری روایات بھی بتاتے اور دیانت' امانت' طاقت اور ذہانت کی ریت کا بھی -

ابی جان ایک بڑے تاریخ دان بھی تھے - صرف اسلامی تاریخ کے نہیں بلکہ پوری تاریخ کے - تاریخ پڑھنا ان کا مشغلہ تھا - سوانح عمریوں میں دلچسپی رکھتے خواہ وہ نپولین کی ہو' چرچل کی یا گاندھی اور شارلیمین کی - بڑے لوگوں کی شخصیت میں رہنمائی' مستقل مزاجی' پیش بینی اور منصوبہ بندی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے - وہ ان کے تجربات سے سبق سیکھتے - عظمت کے حصول کے لئے کاوش اور ضیاع وقت سے اجتناب اہم اصول ہیں - ابی کسی بڑی شخصیت سے ملاقات کرتے تو بالعموم مجھے ساتھ بٹھا لیتے - ان کی خواہش تھی کہ میں بڑوں کی صحبت سے فائدہ اٹھاؤں - نیز دوستوں کا سوچ سمجھ کر انتخاب کروں -

لندن جب بھی آتے بیت الذکر ضرور جاتے اور نماز ادا کرتے - لیکن نماز ختم ہونے کے بعد جلد روانہ ہو جاتے - ہاں اگر کوئی ملنا چاہتا تو رک کر بات کرتے' مشورہ دیتے یا خوشنودی کا اظہار کرتے لیکن پھر جلد چل پڑتے - انہیں قطعاً پسند نہیں تھا کہ بیٹھک لگائی جائے اور گپ شپ میں وقت ضائع کیا جائے - گپیں لگانے اور غیبت کرنے کو سخت ناپسند فرماتے - وقت کبھی ضائع نہ ہو - ہر لحہ کسی نہ کسی ذہنی کاوش میں استعمال ہونا چاہئے - ابی کے لئے باتھ روم میں بھی علمی تفکر کی جگہ تھی - آنے والے مہمان ہمارے باتھ روم کی لائبریری دیکھ کر حیران ہوتے - لندن' آکسفورڈ اور ٹریسٹ میں ان باتھ روموں میں ہکسلے' داغ' وڈ ہاؤس کی کتابوں سے لے کر نیو سائنٹسٹ' فزکس ٹوڈے اور اکانومسٹ رسالوں تک مہیا تھے - وقت کو سب سے بڑی نعمت سمجھتے تھے - چھٹی کا کوئی تصور نہ تھا - مجھے یاد ہے کہ ابی نے کبھی رخصت نہیں لی - خود میری چھٹیوں میں بھی ہوم ورک اور اتالیق کے ساتھ مصروفیت رہتی - روزانہ شام کے کھانے پر میری روزانہ کی پڑھائی کا جائزہ لیا جاتا - یہ جائزہ میرے لئے کچھ پریشان کن بھی ہوتا کیونکہ یہی نتیجہ نکلتا کہ وقت کے بہتر استعمال کی گنجائش تھی - ابی مجھ سے بڑی توقعات رکھتے تھے - محنت کرنا انہوں نے اپنے والد سے سیکھا تھا اور ان کی خواہش تھی کہ میں بھی ویسا ہی کروں - اسی طرح ٹیلی ویژن دیکھنا وقت کا ضیاع سمجھا جاتا - لیکن مجھے یاد ہے کہ ابی کو دو مزاحیہ پروگرام بہت پسند تھے - ایک تھا Dad,s Army جو کلاسیکل کامیڈی پروگرام تھا جسے دیکھتے ہوئے وہ بہت قہقہے لگاتے - دوسرا پروگرام بھی کامیڈی تھا اس کا نام تھا Morcamb and Wise یہ دونوں صاف ستھرے مزاحیہ پروگرام تھے - ایسے پروگراموں کی کمی آج کل بہت محسوس ہوتی ہے -

ابی کو جلدی سوئیے' جلدی جاگئے کا اصول پسند تھا - وہ آٹھ بجے بیڈ روم میں چلے جاتے اور نو بجے تک بتی بجھا دیتے - اس کے بعد فون آنا پسند نہ تھا - احباب اور افراد خاندان کو اس کا علم تھا کہ جب وہ لندن آتے ہیں تو انہیں اس وقت فون نہیں کرنا - اسی طرح کھانے کے دوران فون نہ لیتے - فون کرنے والے کو کہا جاتا کہ بعد میں فون کریں - یہ پکا اصول تھا - ابو گہری نیند سوتے - میں حیران رہ جاتا کہ وہ کیسے آسانی سے آنکھیں بند کرتے ہی سو

جاتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہوں' کار میں' ہوائی جہاز میں' جب بھی انہیں چند لمحات ملتے وہ سو لیتے۔ کام کرنے میں بھی یہی طریق تھا۔ جہاں بھی وقت ملتا وہ نوٹس لکھ لیتے۔ جو چیز ملتی' اخبار' رومال یا اور کچھ نہیں تو ہاتھ پر ہی اپنا آئیڈیا تحریر کر لیتے۔ ایک دفعہ وہ ملکہ کی دعوت پر لنچ میں شرکت کے لئے قصر بکنگھم گئے۔ لنچ کے بعد جب ملکہ چلی گئیں تو ابی جان نے واپس آ کر اپنا Napkin مانگ لیا۔ ابی جہاں بھی ہوتے علی الصبح اٹھ جاتے۔ گھر پر تو وہ صبح ساڑھے تین یا چار بجے جاگ جاتے تھے۔ نوافل ادا کرتے اور پھر چند گھنٹے لگاتار کام کرتے۔ اس دوران وہ ساتھ کچھ کھا بھی لیتے جو رات کو مہیا کر دیا جاتا۔ مثلاً تھرموس میں چائے' خشک میوہ جات' بسکٹ' پنیر' فروٹ مثلاً کیلے یا آڑو۔ یہ اشیاء مع پانی کے جگ کے ٹرے میں رات کو رکھ دی جاتیں۔ لندن اور ٹریسٹ میں یہ عمل باقاعدہ ہوتا۔ چار بجے کام شروع کرتے اور یہ سات بجے تک جاری رہتا۔ پھر غسل کرتے' تیار ہوتے اور بھرپور ناشتہ کرتے۔ مجھے یاد ہے سات بجے کے قریب وہ جب ہمیں دیکھنے اوپر آتے تو ان کے بھاری قدموں کی چاپ ہم سن لیتے اور چھلانگ لگا کر اٹھ جاتے اور کوشش کرتے کہ ایسے لگیں جیسے جاگے کچھ دیر ہو چکی ہو۔ شروع شروع میں ناشتہ Beef Sausage' انڈوں اور Smoke Haddock مچھلی کا ہوتا تھا۔ بعد ازاں فش فنگرز پسند رہیں۔ پھر کچھ عرصہ Muesli چلی اور آخر عمر میں پھر فش فنگرز پسند کیں۔ کئی ایک سنیک مختلف وقتوں میں پسند کئے جن کا انحصار کام کی نوعیت پر ہوتا۔ انہیں آم کا میٹھا اچار' کیمپ کافی' میسلی' زود ہضم (Digestive) بسکٹ' چاکلیٹ اور پاکستانی مٹھائی پسند رہیں۔ میٹھا پسند تھا۔ کہتے تھے اس سے مجھے کام کی انرجی مل جاتی ہے۔ جب بھی سفر کرتے کئی قسم کی میٹھی اشیاء' بسکٹ اور خشک پھل اپنے بیگ میں رکھ لیتے۔ اور رستے میں کھاتے۔ اگر تھیلا خالی ہوتا تو ائرپورٹ جاتے رستے میں یا ائرپورٹ پر ہی اسے بھرنا ضروری تھا۔

ابی کو شاپنگ سے نفرت تھی۔ اسے وقت کا ضیاع سمجھتے۔ لیکن کوئی سستا سودا ہاتھ میں آ جاتا تو بہت سا خرید لیتے۔ ایک دفعہ نیویارک میں سات سات ڈالر کی قمیصیں نظر آئیں تو پندرہ خرید لیں۔ پاکستان کی خبروں میں بہت دلچسپی تھی اس لئے روزانہ ریڈیو پاکستان سنتے۔ شروع شروع میں روسی ساخت کے سستے ریڈیو خریدتے لیکن انہیں جلد احساس ہو گیا کہ ان کی ادنیٰ کوالٹی کے باعث بہت سا وقت ٹیوننگ میں ضائع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بعد ازاں عمدہ کوالٹی کے ریڈیو سیٹ خریدے۔ پھر قرآنی تلاوت سننے کے لئے سٹیریو ریڈیو خریدا۔ باسط کی آواز اعلیٰ اور سریلی تھی۔ ان کی تلاوت سے ابی بہت متاثر ہوتے تھے اور اپنی وفات تک ان سے استفادہ کرتے رہے۔

ابی لباس کے رسیا نہ تھے شروع میں جو ملا پہن لیا۔ لیکن بعد میں وہ Geives & Hawkes آف سیول رو (Savile Raw) کے اعلیٰ سوٹ پسند کرنے لگے۔ جس کی بڑی وجہ ان کی پائیداری تھی۔ چنانچہ بار بار خریدنے میں وقت ضائع نہ ہوتا۔ مجھے حال ہی میں پتہ چلا ہے کہ وہ گیوز کو کیوں پسند کرتے تھے۔ اس کی تفصیل کے لئے آپ کو میرے چچا کی لکھی ہوئی سوانح پڑھنا پڑے گی جو جلد طبع ہو گی لیکن اشارہ کر دیتا ہوں۔ ابی گیوز کے ہاں سالانہ سیل کے موقع پر جاتے اور فائدہ اٹھاتے۔ آخر عمر میں ابی اچھے پہناوے کو پسند کرتے تھے۔

ابی نے مجھے زندگی کی ہر منزل پر تعلیم کی اہمیت سکھائی۔ نیز کتابوں کی اہمیت' ان کی دیکھ بھال کی اہمیت۔ جب بھی میں کسی کتاب میں دلچسپی کا اظہار کرتا وہ مجھے خرید دیتے۔ کتابوں کے حصول میں میرے لئے کوئی حد بندی نہ تھی۔ ہاں مجھے لازم تھا کہ ان کی دیکھ بھال کروں۔ ہم اکٹھے بعض اوقات کتابوں کی دوکانوں میں گھنٹوں گزار دیتے۔ جب وہ امپیریل کالج میں تھے تو انہیں دو دوکانیں بالخصوص پسند تھیں۔ گلاسٹر روڈ کی کارنک اور ساؤتھ کنزنگٹن کی اوپن ہائیر فائلز کی دکان بھی پسند تھی لیکن اس کی ترتیب اچھی نہ تھی۔ رچمنڈ ہل پر نئی اور پرانی کتابوں کی ایک دکان پر جانا بھی پسند تھا۔ ہمارے پٹنی والے گھر میں آنے والے دوست تائید کریں گے کہ بڑا ترکہ جو ابی ہمارے لئے چھوڑ گئے وہ کتابیں ہیں اور نتیجۃً علم سے محبت کا ورثہ۔ انہیں علم کی اشتہاء بھی کم نہ ہوئی۔ یہ ان کی شخصیت کا مستقل جزو تھا۔ ان کی لائبریری میں طرح طرح کی کتابیں تھیں۔ مثلاً
Teach yourself Russian,
Teach yourself Air Nevigation
ہمارے ہاں انگلش اٹالین ڈکشنریاں بھی تھیں جو بھی استعمال نہ ہوئیں۔

ابی اسلامی آرٹ' شعر و شاعری' عمارات اور قراءت میں گہری دلچسپی لیتے۔ قراءت کی کیسٹس تحفۃً لینا دینا بہت پسند تھا۔ جب کام میں معروف ہوتے تو بیک گراؤنڈ میں تلاوت سے انہیں روحانی تسکین ملتی۔

میں چاہوں تو بہت سے صفحے مزید لکھ دوں لیکن ان کے کردار کے ایک خاص قابل فخر وصف کا تذکرہ کر کے یہ مضمون ختم کرتا ہوں۔ زندگی کے آخری حصہ میں جب ان کی بیماری شدید ہو گئی اور طول پکڑ گئی تو انہوں نے صبر سے سب کچھ برداشت کیا۔ آزاد منش زندگی گزاری پھر دوسروں کے سہارے کے محتاج ہو گئے۔ یہ ان کے لئے بہت مشکل مرحلہ تھا۔ اپنی تکلیف کا علم بہت کم لوگوں کو ہونے دیا۔ بیماری کو اللہ کی مشیت سمجھا اور صبر سے برداشت کیا۔ کبھی ناراضگی یا شکایت کا مظاہرہ نہ کیا بلکہ بہادری اور جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ تکلیف اور درد کی شدت میں بھی غصہ اور پریشانی والی بات نہ کی۔

اس بات پر ہی اس مضمون کو ختم کرنا مناسب ہے کیونکہ قادر مطلق پر ایمان اور اس کی مشیت اور رضا پر راضی رہنے کا طریق ابی کی زندگی کا بنیادی اور اولین اصول تھا۔ یہ ان کی زندگی کا روح رواں تھا اور وہ تادم آخر اس پر قائم رہے۔

مکرم بشیر الدین کمال صاحب

تکبر سے بچو اور عاجزانہ راہیں اختیار کرو

تکبر کے معنی بڑا ہونے یا بڑا سمجھنے کے ہیں جب انسان اپنے آپ کو بڑا سمجھتا یا سمجھنے لگتا ہے۔ تو اس کے نتیجہ میں بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں اسی لئے تو تکبر بہت سی نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ ابلیس نے اپنے آپ کو برتر سمجھ کر اطاعت نہ کی اور کہا کہ میری پیدائش آگ سے ہے جو کہ اعلیٰ ہے اور آدم کی پیدائش مٹی سے ہے۔ جو کہ ادنیٰ ہے۔ اس طرح ابلیس نے تکبر کیا اور اپنے آپ کو برتر سمجھا اور یہی برتری بزعم خود اس کو اطاعت سے دور لے گئی اور وہ ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کی نظروں سے گر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے پیدا کر کے ہم کو یہ سبق دیا ہے کہ مٹی کو جس شکل میں ڈھالا جائے ڈھل سکتی ہے یعنی انسان اگر اطاعت کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ اور سرکشی اختیار کرنا چاہے تو وہ بھی کر سکتا ہے۔ اور یہ اس کے اپنے اختیار میں ہے کہ وہ کون سے راستہ کو اختیار کرتا ہے۔ خدا سے قرب کا یا اس سے دوری کا۔

انسان کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ بڑی ذات تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اسی لئے "اکبر" اور "اعلیٰ" کا لفظ خدا تعالیٰ ہی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اور ہوتا رہے گا۔ یہی حکم ہے۔ کہ کہو اللہ اکبر اور بار بار کہو اور کہتے ہی رہو اور کبھی نہ تھکو۔ اس لفظ "اللہ اکبر" کو ہر نماز میں بار بار دہرایا جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے ہر وقت یہ امر پیش نظر رہے کہ بڑی تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اور اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ اپنے اعمال بجا لاتا ہے۔ اور پھر بار بار "اللہ اکبر" دہرانے سے یہ سبق دیا گیا ہے کہ کوئی بھی عبادت اور اعمال کے نتیجہ میں اپنے آپ کو بڑائی کے مقام پر نہ سمجھنے لگ جائے۔ رمضان کے مہینہ میں انسان عام حالات سے بڑھ کر عبادت کرتا ہے۔ روزے رکھتا ہے۔ نوافل ادا کرتا ہے اعتکاف بیٹھتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن رمضان کے آخر پر ایک دن اس کو خوشی منانے کا بھی حکم ہے۔ اور وہ عید کا دن ہے۔ لیکن اس دن کو بھی تکبیرات سے سجانے کا حکم ہے۔ اور پھر اس خوشی میں بھی غریبوں کو شامل کرنے کرنے کا حکم ہے تا کہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ یہ خوشی یعنی عید ہمیں یہ بھی درس دیتی ہے کہ آپ کے یہ مدنظر رہے کہ بڑی تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے تا کہ اس خوشی کے نتیجہ میں بھی آپ کے ذہن میں کسی قسم کا تکبر نہ پیدا ہو۔

تمام بڑائیوں کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے کیونکہ وہی اس لائق ہے کہ اس کی قدرت کے عجائبات اور تخلیق کو مدنظر رکھتے ہوئے اسی کی ہی بڑائی بیان کی جائے۔ کیونکہ تمام بڑائیاں اسی کے واسطے ہیں۔ بڑا وہی ہے جس کو خدا بڑا بنائے اور جس کو خدا ہی بڑا سمجھے اور وہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ ہی ہوتے ہیں باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو بڑا بنایا ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو نیستی اور عاجزی کے مقام پر ہی سمجھتے ہیں اور بنی نوع انسان کو بھی یہی درس دیتے ہیں کہ آپ بھی اپنے آپ کو نیستی اور عاجزی کے مقام پر سمجھیں اسی لئے تو حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے کہا گیا۔

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"

تکبر کی اقسام

اس ضمن میں راہنمائی کے لئے آپ فرماتے ہیں:

"تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے۔ جب کہ دوسرے کو گھور کے دیکھتا ہے۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ دوسرے کو حقیر جانتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے۔ کبھی ہاتھ پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرض تکبر کے کئی سرچشمے ہیں اور ہر ایمان والے کو چاہئے کہ وہ تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر کو ظاہر کرنے والا ہو"۔ (ملفوظات جلد ششم)

پھر فرماتے ہیں:

"ہر شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو چشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کوئی چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسے ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر

باقی صفحہ 6 پر

قسط دوم آخر

اکیسویں صدی کا جہاد قرآن حکیم کے ذریعہ سے

ماھنامہ الحق اکوڑہ خٹک کے مئی 2001ء کے شمارہ میں مولانا محمد شہاب الدین ندوی صاحب نے ایک طویل مقالہ بعنوان ’اکیسویں صدی کا جہاد قرآن حکیم کے ذریعہ سے‘ سپرد قلم کیا ہے۔ اس کے منتخب حصے مقالہ نگار کے الفاظ میں ہی پیش خدمت ہیں۔

علمی جہاد کی فضیلت واہمیت

غرض لفظ "جہاد" وسیع معنی پر دلالت کرتا ہے اور اس کا استعمال زیادہ تر "دعوت اسلامی" پر ہوتا ہے چنانچہ اس کی ایک تعریف اس طرح کی گئی ہے۔ "قرآن میں لفظ جہاد کا اکثر استعمال دعوت اسلامی کی نشرواشاعت اور اس کے دفاع میں بھرپور کوشش کرنے کے لئے ہوا ہے۔ واکثر ماورد الجهاد فى القرآن ورد مراد ابه بذل الوسع فى نشر الدعوة الاسلاميه والدفاع عنها (معجم الفاظ القرآن 1/226 مطبوعہ مصر) اور اسی کی ایک دوسری تعریف اس طرح بھی کی گئی ہے "جہاد کافروں سے لڑنے کا نام ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ قول یا فعل کے ذریعہ اس راہ میں پوری طاقت صرف کی جائے" (النہایہ فی غریب الحدیث 319/1)

اس تعریف میں "قول" کی جو بات کہی گئی ہے وہ قولی یا علمی جہاد کا نام ہے۔ اور "فعل" کی جو بات کہی گئی ہے وہ بدنی یا ہتھیار کے ذریعہ جہاد کرنا ہے اور یہ دوسرے قسم کا جہاد زیادہ تر دفاعی ضروریات کے لئے ہوتا ہے جب کہ اسلامی معاشرہ یا دعوت اسلامی کو خطرہ پیدا ہو جائے اور اس قسم کا جہاد چونکہ کبھی کبھار ہی ہو سکتا ہے اس لئے قولی یا دعوتی یا علمی جہاد ہمیشہ جاری رہنا چاہئے اس لحاظ سے دین میں دعوتی جہاد کی بڑی اہمیت ہے اسی لئے بعض علماء نے علمی جہاد کو بدنی جہاد سے افضل قرار دیا ہے۔ جیسا کہ امام جصاص رازی نے صراحت کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ علمی جہاد اصل ہے اور بدنی جہاد اس کی ایک فرع ہے۔ اس اعتبار سے علمی جہاد افضل و اعلیٰ ہے (دیکھئے احکام القرآن:3/119)

چنانچہ تاریخی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ جہاد بمعنی جنگ وجدل یعنی جہاد عسکری مکی دور میں فرض نہیں تھا۔ بلکہ وہ مدنی دور میں فرض ہوا اور مکی دور میں جو جہاد فرض تھا وہ جہاد کی پہلی شکل یعنی قولی یا "دعوتی جہاد" تھا جو پرامن تبلیغ کا نام ہے کیونکہ مکی دور میں مسلمان مغلوب تھے اور اس بنا پر وہ جہاد کی دوسری شکل (عسکری جہاد) پر عمل کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے لہٰذا ہر دور کے مسلمانوں کے لئے یہ دو نمونے ہیں کہ وہ ہر دور کے احوال وکوائف کے مطابق جو جہاد وقت کے لحاظ سے مناسب ہو اس پر عمل کر کے اپنا شرعی فریضہ ادا کرتے رہیں۔ اس اعتبار سے مسلمانوں کو جہاد سے منہ موڑنے کا کوئی موقع نہیں ہے۔ خواہ وہ کتنی ہی بے سروسامانی کے عالم میں ہوں ان کے لئے ضروری ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں اپنے وسائل کے مطابق اس فریضے کو انجام دیتے ہیں کسی بھی حال میں انہیں مایوس ہو کر ہاتھ دھرے بیٹھنا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کی راہ میں کام کرنے والوں کے لئے اپنے راستے کھول دے گا۔ "جن لوگوں نے ہمارے راستے میں جہاد کیا تو ہم ان کے لئے اپنی راہیں کھول دیں گے۔ اللہ یقیناً صحیح طریقے سے کام کرنے والوں کے ساتھ ہے" (عنکبوت 69)

علمی جہاد کی یہ فضیلت واہمیت اس بنا پر ہے کیونکہ یہ دعوت اسلامی کا فطری و عقلی طریقہ ہے جو بغیر کسی خون خرابے کے دلیل واستدلال کی بنیاد پر ظہور پذیر ہوتا ہے اسی بنا پر احادیث میں جہاد کی بہت بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے ایمان کے بعد سب سے بڑا عمل قرار دیا گیا ہے: چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ اس پر پوچھا پھر اس کے بعد کون سا عمل ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری 41/2۔ مسلم 88/1)

ایک اور موقع پر رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ "اللہ کی راہ میں جہاد کرو کیونکہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے"۔ (ایضاً 314/5)

جہاد کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ یا اللہ کی بات کو اونچا کرنا ہے۔ خواہ وہ علمی جہاد ہو یا عسکری جہاد۔

مالی جہاد کی اہمیت

جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا اصل جہاد قولی اور بدنی جہاد ہی ہے مگر چونکہ اس میں کوئی بھی جہاد بغیر مالی وسائل کے کامیاب نہیں ہو سکتا اس لئے اس راہ میں مال ودولت خرچ کرنے کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ چنانچہ قرآن اور حدیث میں "مالوں" کے ذریعہ جہاد کرنے کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔ مثال کے طور پر فرمان الٰہی ہے:

"سچے مسلمان تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے اور (اس میں) کسی قسم کا شبہ نہ کیا پھر انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کے ذریعہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہی لوگ (اپنے قول میں) سچے ہیں"۔ (حجرات:15)

مالی جہاد کی اس قدر اہمیت ہے کہ اگر اس راہ میں حسب ضرورت خرچ نہ کیا گیا تو اس کی وجہ سے اہل اسلام پر تباہی آسکتی ہے اسی بنا پر ارشاد الٰہی ہے: اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ (بلکہ اس راہ میں) حسن سلوک سے کام کرو۔ کیونکہ اللہ حسن سلوک سے کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے" (بقرہ:195) ایک اور موقعہ پر خدا کا فرمان ہے: "ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں ایسی ہے جیسے ایک دانہ جس نے سات بالیاں اگائی ہوں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہتا ہے (اجر وثواب بڑھا دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (بقرہ:261)

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا شخص افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعہ جہاد کرتا ہے (بخاری 201?3)

ایک دوسری حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (مومن وہ ہے) جس نے اپنے نفس اور مال کے ذریعے اللہ کے راستے میں جہاد کیا" (نسائی 11/6)

آج نوع انسانی کے ذہن پر سائنسی علوم کی ہیبت چھائی ہوئی ہے اور ان علوم کو وہ انسانیت کا کمال اور اس کی معراج تصور کرتے ہوئے دین و شریعت کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ "علم" صرف وہی ہے جو "سائنسی طریقے" سے ثابت ہو جائے اس بنا پر وہ دین و شریعت کو ایک ڈھکوسلہ یا دقیانوسیت کی نشانی قرار دیتے ہوئے غرور اور تکبر میں مبتلا ہے۔

اس اعتبار سے یہ عصر جدید کا سب سے بڑا چیلنج ہے جو آج اسلام کو درپیش ہے اور اس چیلنج کا صحیح جواب یہ ہے کہ علمائے اسلام جدی علوم و مسائل میں مہارت حاصل کر کے علمی واستدلالی حیثیت سے مادی نظریات اور الحادی فلسفوں کا رد و ابطال کر کے عالم انسانی کو الحاد و لادینیت کے چنگل سے بچائیں۔ تاکہ اس کے نتیجے میں خدا پرستی کا بول ہو یہی موجودہ دور کا سب سے بڑا جہاد ہے چنانچہ اس سلسلے میں اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے دین کو ضرور غالب کر کے رہے گا:

"وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے" (فتح:28)

دعوت دین نئے اسلوب میں

چنانچہ اس آیت کریمہ کے مطابق اسلام کا علمی واستدلالی اور مادی وسیاسی دونوں میدانوں میں غلبہ واستیلا مطلوب ہے۔ جیسا کہ مفسرین نے تصریح کی ہے۔ علمی واستدلالی میدان میں غلبے کا مطلب یہ ہے کہ علمائے اسلام قرآن کے حقائق ومعارف اور اس کے علمی دلائل وبراہین کو جدید علوم کی روشنی میں آراستہ کر کے نوع انسانی کے موجودہ ذہن ومزاج کے مطابق پیش کریں اور اس کے لئے جدید اسلوب اپنائیں۔ آج اسلام کے محض "فضائل" بیان کرنے کا دور ختم ہو چکا ہے۔ اسی بنا پر قرآن عظیم میں ہر دور کے احوال وکوائف سے نپٹنے کے لئے ہر قسم کے دلائل مذکور ہیں۔ لہٰذا اس کے باوجود اگر ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں تو یہ ہماری محرومی ہی نہیں بلکہ عالم انسانی کی بدنصیبی بھی ہے۔ قرآن عظیم کا پیغام ہر دور اور ہر خطہ ارض کے لئے ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے: یہ سارے جہاں کے لئے ایک تذکرہ ہے" (ص:87)

کیا جدید علوم کی تحصیل واجب ہے؟

موجودہ دور چونکہ سائنسی دور کہلاتا ہے۔ اس لئے اگر یہ کتاب موجودہ دور کے احوال ومسائل سے نپٹنے میں خدانخواستہ ناکام ہو جائے تو پھر اس کی ابدیت وعالمگیریت پر حرف آسکتا ہے۔ لہٰذا موجودہ دور میں بھی اس کا ہادی اور رہنما ہونا ضروری ہے تاکہ اس کی علمی برتری اور اس کا اعجاز ہر دور میں ظاہر ہو سکے۔ واقعہ یہ ہے کہ قرآن عظیم موجودہ دور کے احوال ومسائل سے بھرا ہوا ہے مگر یہ ہماری کوتاہی ہے کہ ہم نے اس کتاب حکمت پر غور کرنا ترک کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کا حکم تو یہ ہے کہ ہر دور کے انسان سے اس کے "علوم ومسائل" کی زبان میں گفتگو کی جائے۔ تاکہ وہ دلیل واستدلال کے میدان میں ہتھیار ڈال دے۔ دیکھئے اس کتاب حکمت میں کس انوکھے طریقے سے حاملین قرآن کو جدید علوم ومسائل سے آراستہ ہونے کی دعوت دی گئی ہے:

"تو اپنے رب کے راستے کی طرف (لوگوں کو) حکیمانہ طریقے سے اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلا اور ان سے بہترین طریقے سے مباحثہ کر"۔ (نحل:125)

مباحثہ کرنے کا مطلب ہے علمی گفتگو کرنا اور اس کے ذریعہ مخاطب یا مخالف دین کو متاثر کرنا۔ اور پھر اس میں "بہترین طریقے" سے مباحثہ کرنے کا یہ مطلب ہے کہ متکلم کو مخاطب سے بڑھ کر جدید سے جدید تر علوم میں دسترس حاصل رہنی چاہئے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ وہ بحث ومباحثے میں ہار جائے گا اس طرح حاملین قرآن کے لئے جدید علوم کی تحصیل واجب

ہے اور اس میدان میں کم از کم اس صفت کی حامل ایک خصوصی جماعت کا وجود ضروری ہے۔ ورنہ پوری امت خرابی سے دوچار ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ دین الٰہی کے اس تقاضے کو کسی بھی طرح نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ جس کا تعلق دین کے غلبے سے ہے۔ تو کیا آج ہم اللہ کے اس حکم کی پیروی کر رہے ہیں؟ اگر نہیں کر رہے ہیں تو اس میں قصور کس کا ہے اور نوع انسانی کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے؟ اس لحاظ سے آج دین و شریعت کو علمی و استدلالی میدان میں جو نقصان پہنچ رہا ہے اس کے ذمہ دار ہم خود ہیں۔ اسلام تو ہمیشہ سے تازہ ہے اور ہمیشہ سدا بہار رہے گا۔ آج مسلمانوں پر جو بھی نحوست طاری ہے وہ دعوت اسلامی یا جہاد سے کنارہ کشی اور ہماری لاپرواہی کا نتیجہ ہے۔

علمائے سابقین کا کارنامہ

اس موقع پر یہ حقیقت ذہن نشین رہنی چاہئے کہ اگلے دور کے علما نے دور قدیم کے "عصری علوم" یعنی منطق و فلسفے میں کمال حاصل کر کے ان علوم کا زور توڑ دیا تھا۔ چنانچہ امام غزالی امام رازی اور امام ابن تیمیہ نے اس سلسلے میں خصوصی کارنامے انجام دیئے ہیں۔ اسی طرح موجودہ دور کے عصری علوم یعنی سائنس اور جدید فلسفے کا زور توڑنے کے لئے ان علوم میں مکمل دسترس حاصل کرنا ضروری ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص ان علوم اور ان کے مسائل سے آگاہ نہ ہو وہ ان کی خامیوں اور کمزوریوں پر متنبہ نہیں ہو سکتا۔ اس اعتبار سے ان علوم اور ان کے مسائل سے آگاہی "کلامی" یا فلسفیانہ نقطہ نظر سے بہت ضروری ہے۔ تاکہ علمی اعتبار سے ان کا رد موثر انداز میں کر کے کلمہ الٰہی کو اونچا کیا جاسکے اور آج یہ کارنامہ جو شخص انجام دے گا وہ "مجدد دین" اور مجدد وقت کہلائے گا۔ لہٰذا اس میدان میں حاملین قرآن کو پوری طرح پیش قدمی کر کے اس میدان کو سر کرنے کی علمی جدوجہد کرنی چاہئے۔ قرآنی نقطہ نظر سے یہی سب سے بڑا جہاد ہے۔

ایک خصوصی جماعت کی تشکیل

بات کچھ طویل ہو گئی۔ لیکن یہ تلخ نوائی ہماری امت کو جھنجوڑنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ تاکہ ہم نئے عزم حوصلے کے ساتھ اس میدان میں آگے بڑھ سکیں۔ اب ہماری امت کو بیدار کرنے کے لئے ایک نئی اور عوامی تحریک چلانا ضروری ہے اور اس کے لئے "نیا خون" درکار ہے۔ یعنی اس میدان میں صالح نوجوانوں کو تیار کیا جائے اور انہیں آگے بڑھایا جائے۔ کیونکہ کسی قوم یا ملت کا اصل سرمایہ نوجوان ہی ہیں۔

حرف آخر

خلاصہ بحث یہ کہ جہاد کسی قوم یا کسی ملک کے خلاف کوئی جارحانہ کارروائی نہیں بلکہ اس کے ذریعہ ایک طرف دین الٰہی کی نشرواشاعت کرنا اور اللہ کی بات کو اونچا کرنا ہے تو دوسری طرف دنیا بھر میں پھیلی ہوئی معاشرتی و تہذیبی برائیوں کو دور کرنا اور تمدنی و سیاسی جبرواستحصال یا مختلف قوموں کی لوٹ کھسوٹ کا خاتمہ کر کے خدائی عدل وانصاف قائم کرنا ہے۔ تاکہ مخلوق خدا امن وامان اور چین و سکون کا سانس لے سکے اس اعتبار سے جہاد کا پہلا نشانہ دین الٰہی کی تبلیغ ہے جو امر بالمعروف کا دوسرا نام ہے اور اس کا دوسرا نشانہ سماجی و تمدنی رخنوں کا سدباب ہے جو نہی عن المنکر کے تحت آتا ہے۔ ان دونوں اعتبارات سے اسلامی جہاد ایک خالص شرعی واخلاقی فریضہ ہے۔

اس لحاظ سے جہاد کے دو بازو ہوئے: ایک امر بالمعروف یا دینی وانسانی قدروں کی ترویج واشاعت۔ اور دوسرے نہی عن المنکر یا سماجی و تمدنی فتنوں کی روک تھام۔ چنانچہ پورا دین انہی دو چیزوں کا مجموعہ ہے اس نقطہ نظر سے دین اسلامی کی تمام تعلیمات انہی دو چیزوں پر مشتمل نظر آتی ہے۔ اسی بنا پر دین میں ان دونوں امور کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے اور ان کو انجام دینا ہر مسلمان کا ایک شرعی فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو انجام دینے کے لئے جہادی اسپرٹ کے ساتھ اور جہادی پیمانے پر کام کرنا ضروری ہے۔ تب کہیں جاکر بہتر نتائج نکل سکتے ہیں۔

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک۔ مئی 2000ء ص 17 تا 34)

بقیہ صفحہ 4

سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے کہ اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن و جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ اور وہ خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں۔ کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں ست ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتا ہے۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھتا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا"۔

(نزول المسیح ص 26-25)

پھر فرماتے ہیں:

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں"۔

جب انسان اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگتا ہے یا اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے۔ تو وہ ظلم پر بھی اتراتا ہے۔ انسان کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں جب بھی انسان نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا یا تکبر کیا تو وہ ظلم پر بھی اترآیا اس زعم میں کہ میں ہی سب کچھ ہوں اور جو چاہوں کر سکتا ہوں جس کے نتیجہ میں بہت سے انسانوں کو تہہ تیغ کیا گیا ان پر مختلف نوع کے ظلم ستم کئے۔ زیادتیاں کیں۔ ان کے جان و مال اور عزتوں کو لوٹا گیا۔ انسان نے انسان سے نفرت کی۔ بعض قوموں میں اعلیٰ و ادنیٰ کے مدارج قائم ہو گئے۔ لیکن ظلم و ستم کرنے والے نہ رہے نہ رہتے ہیں۔ بلکہ حسرت کے ساتھ چلے جاتے ہیں اور اپنی مکروہ یادیں پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ اپنے فرستادوں کے ذریعہ سے ان نفرتوں کو ختم کرتا ہے۔ محبت پیار اور امن کے بیج بوتا ہے۔

خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کے ذریعہ ایک حسین اور پر امن معاشرہ قائم کرتا ہے اور انسان اخلاق میں ترقی کرتا اور کرتا چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"انسان اگر تکبر چھوڑ دے اور اخلاق اور ملنساری سے پیش آوے تو یہ ایک بھاری معجزہ ہوتا ہے۔ اخلاقی معجزہ ہمیشہ اپنے اندر ایک زبردست تاثیر رکھتا ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ سچی تعلیم اور پاک ایمان کا اثر اخلاق سے ظاہر ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 501,502)

آخر میں خدا تعالیٰ کے اس ارشاد پر مضمون ختم کیا جاتا ہے:۔

"اور زمین میں اترا کر مت چل۔ یقیناً اللہ ہر تکبر کرنے والے شیخی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا"۔

خدا تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر اپنے فضل سے چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

فونوگراف

1877ء میں تھامس ایڈیسن نے ایک فونوگراف (گراموفون) ایجاد کیا۔ یہ ہاتھ سے گھمانے والا آلہ تھا۔ یہ مشین آواز کی لہروں کے اتار چڑھاؤ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ہوائی دباؤ کو ریکارڈ کرتی تھی۔ 1894ء میں چارلس پاتھی اور اس کے بھائی امیل نے فونوگراف کی ایک فیکٹری لگائی۔ یہ مختلف ارتقائی مراحل طے کرتا ہوا جدید شکل میں آگیا اور 1935ء میں AEG ایک جرمن کمپنی نے جدید ٹیپ ریکارڈر بنایا۔

آرکیالوجی

آرکیالوجی Archaeology علم آثار قدیمہ یا اثریات کے لئے بین الاقوامی طور پر معروف نام آرکیالوجی ہے۔

بنی نوع انسان کے ماضی کا وہ مطالعہ جو ان مادی آثار کی مدد سے کیا جائے جو اس نے تہذیب و تمدن کے ارتقاء کے دوران پیچھے چھوڑے ہیں آرکیالوجی کہلاتا ہے۔ ان ذرائع سے حاصل ہونے والی معلومات Prehistory اور جب ان کے واضح اور ٹھوس ثبوت مل جائیں تو Protohistory کہلاتی ہیں۔ چونکہ مختلف ادوار کے مطالعے کے لئے الگ الگ ذرائع اور طریقہ ہائے کار ہیں اس لئے اب آرکیالوجی کئی شاخوں میں بٹ گئی ہے جن میں علماء الگ الگ تخصص کرتے ہیں مثلاً کلاسیکل آرکیالوجی، قرون وسطی کی آرکیالوجی، انڈسٹریل آرکیالوجی ببلیکل (Biblical) آرکیالوجی وغیرہ، علم تاریخ اور علم بشریات (Anthropology) آرکیالوجی سے سب سے زیادہ استفادہ کرتے ہیں۔

مذہبی تاریخ اور مذہبی کتب میں مذکور تاریخ کی تصدیق کے لئے بھی آرکیالوجی کو بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں اس علم کی تحصیل کا ارشاد اور اس علم کے اصول اور مختلف آثار کا ذکر موجود ہے۔ قرآن کریم تباہ شدہ اقوام کے آثار کے حوالے سے دنیا کو ذنوب یعنی ایسے قومی گناہوں یا بداعمالیوں سے منع فرماتا ہے جن کا طبعی نتیجہ تباہی اور ہلاکت ہے۔ قرآن کریم نافرمان قدیم اقوام کی تباہی کے پیچھے الٰہی تقدیر کی کارفرمائی کی خوب کھول کر وضاحت کرتا ہے۔

اینٹی بایوٹک کیا ہے؟

لفظ اینٹی بایوٹک اصل میں اینٹی باڈیز سے وجود میں آیا ہے اور اینٹی باڈیز خون کے اس جزو کو کہتے ہیں جو جسم میں قوت مدافعت پیدا کر کے کسی بیماری کی صورت میں جراثیم کے خلاف جہاد کرتا ہے۔ یہ بیماری کے جسم سے مستقل ختم ہونے تک خون میں موجود رہتا ہے۔ جس طرح ہر بیماری کے لئے ایک الگ دوا ہوتی ہے اسی طرح ہر بیماری کے لئے جسم میں اینٹی باڈیز بھی مختلف ہوتی ہیں۔ یہ اینٹی باڈیز پر حملہ ہونے کے بعد بننا شروع ہوتی ہیں۔ اسی لئے مریض کو بیماری کے آغاز میں تکلیف یا بخار کی حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ جب کہ بعد میں آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اسی وجہ سے معمولی بیماری کی صورت میں بخار ایک آدھ دن میں دوا کے بغیر اتر بھی جاتا ہے اور جسم اینٹی بایوٹک دوا کے غیر ضروری اثرات سے محفوظ بھی رہتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

سالانہ اجتماع واقفین نو ضلع گجرات

مورخہ 8-اپریل 2001ء بروز اتوار واقفین نو ضلع گجرات کا سالانہ اجتماع بیت الحمد کھاریاں میں منعقد ہوا۔

9 بجے صبح اجتماع میں شامل ہونے والے واقفین نو بچوں کا میڈیکل چیک اپ ہوا۔ جو محترم ڈاکٹر ملک مبشر احمد صاحب M.S تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کھاریاں نے کیا۔

اجتماع کا افتتاح مکرم چوہدری رشید الدین صاحب امیر ضلع گجرات نے دعا سے کیا۔ پہلے مرحلے میں واقفین نو بچوں اور بچیوں کا معیار کبیر (دس سال سے اوپر) اور معیار صغیر (سات تا 10 سال) نصاب یاد کرنے کا ٹیسٹ لیا گیا۔ بعد ازاں تلاوت قرآن کریم نظم اور تقاریر کے مقابلہ جات بچوں اور بچیوں کے الگ الگ ہوئے مربیان کرام نے منصفین کے فرائض انجام دیئے۔ دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع گجرات نے مقابلہ جات میں حصہ لینے والے بچوں بچیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اسی طرح سکول کی کلاسوں میں اول و دوم آنے والے بچوں بچیوں میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے اجتماع میں سو فیصد حاضری پر سیکرٹری صاحب وقف نو کولیگی محمد شریف صاحب کو پہلا انعام دیا گیا۔ وقف نو ہونہار بچے کا انعام فاتح الدین ولد مجید احمد بٹ صاحب کھاریاں نے حاصل کیا۔ آخر پر مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو ضلع گجرات نے تمام حاضرین ومعاونین کا شکریہ ادا کیا۔

حاضری واقفین نو بچے 85۔ بچیاں 50۔ والدین 120 دیگر 25 اجتماع کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

(وکالت وقف نو)

نمایاں کامیابی

مدرانہ (گوجرہ) ضلع منڈی بہاؤالدین کے ایک واقف نو بچے عزیز ہمایوں بشیر ولد ماسٹر بشیر احمد صاحب نے مورخہ 10 فروری 2001ء کو علاقہ کے پولیس انسپکٹر کی صدارت میں ہونے والے سکول کے سالانہ بزم ادب کے مقابلوں میں جن میں تقریباً 15 طالبعلموں نے حصہ لیا اول قرار پایا اور پہلا انعام حاصل کیا نیز تمام شرکاء نے بھرپور حوصلہ افزائی کی۔ انسپکٹر صاحب پولیس نے بھی خصوصی انعام دیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ بعض گوشوں نے مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو نمایاں کامیابی سے نوازا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ مزید کامیابیوں سے نوازے آمین۔

(وکالت وقف نو)

ضرورت ملازم

گھریلو ملازم میاں بیوی کی ضرورت ہے خواہشمند احباب امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ رابطہ فرمائیں۔ مرزا احمد الدین ناز کوارٹرز جامعہ احمدیہ فون نمبر 211998

زیارت مرکز واقفین نو تخت ہزارہ ضلع سرگودھا

مورخہ 16 جون 2001ء تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کے واقفین نو کا وفد زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ وفد نے ربوہ کے مختلف دفاتر اور قابل دید مقامات کی سیر کی۔ دوران قیام وفد کی مختلف بزرگان جماعت سے بھی ملاقات کروائی گئی دفتر وقف نو میں واقفین نو کی ملاقات نائب وکیل صاحب وقف نو سے کروائی گئی۔ جنہوں نے بچوں کا جائزہ لیا اور مختلف امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب چائلڈ سپیشلسٹ نے بچوں کا میڈیکل چیک اپ کیا اور نسخہ جات دیئے۔ صد سالہ جوبلی نمائش دکھائی گئی اور روزنامہ الفضل کا تعارف کروایا گیا اور اختتامی دعا کے بعد وفد ربوہ کی حسین یادیں لئے ہوئے واپس روانہ ہوا۔ اس وفد میں 17 واقفین نو کے علاوہ 29 دیگر بچے اور مائیں شامل تھیں۔

(وکالت وقف نو)

اعلان دار القضاء

(محترمہ شازیہ لقمان صاحبہ بابت ترکہ مکرم منصور احمد ظفر صاحب)

محترمہ شازیہ لقمان صاحبہ ساکن مکان نمبر 10/21 دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم منصور احمد ظفر صاحب ولد مکرم ماسٹر میاں خان صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ امکان نمبر 10/21 دارالرحمت رقبہ 10 مرلے ان کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ہم سب بہن بھائیوں کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہماری والدہ محترمہ بھی وفات پا چکی ہیں۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم خالد منصور صاحب (بیٹا)
(2) محترمہ شازیہ لقمان صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ افشاں قیصر صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم مغفور منصور صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت کا ڈی جی ملٹری آپریشنز کو پاکستان بھیجنے کا فیصلہ

بھارت نے 14 جولائی کو ہونے والی سربراہ ملاقات سے قبل اعتماد پیدا کرنے والے مزید اقدامات کا چیلنج پیش کرتے ہوئے لائن آف کنٹرول اور سیاچن گلیشیئر پر امن و بھائی چارے کے قیام کے لئے فوجی مذاکرات کی تجویز پیش کر دی ہے اس کے علاوہ سلامتی کے امور اور ایٹمی معاملات پر اعتماد پیدا کرنے کے لئے ماہرین کی سطح پر مذاکرات کی تجویز بھی پیش کی ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں 4 فوجی ہلاک اور 8 مجاہدین شہید

مقبوضہ کشمیر میں جھڑپوں کے دوران بھارتی فوج کے ایک جونیئر آفیسر سمیت 4 فوجی ہلاک اور 8 مجاہدین شہید ہو گئے۔ پولیس ترجمان کے مطابق سری نگر سے 80 کلومیٹر جنوب میں یہ واقع جھڑپیں ہوئیں۔ دریں اثناء ضلع کپواڑہ میں فوج کے ساتھ دو زبردست جھڑپوں میں پانچ مجاہدین شہید ہو گئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تین مجاہدین کنٹرول لائن کے قریب سرنا چوکی پر شہید کئے گئے۔

منی پور میں 30 ہزار عورتوں کا احتجاج

ناگالینڈ کے باغیوں کے ساتھ مرکزی حکومت کے معاہدے کو پورے بھارت پر لاگو کرنے کے فیصلے کے خلاف منی پور میں ہزاروں عورتوں نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا یہ مظاہرہ کرفیو کے باوجود کیا گیا۔ گورنر ہاؤس اور سیکرٹریٹ والے علاقے میں داخل ہونے کی کوشش پر پولیس نے آنسو گیس کا استعمال شروع کر دیا۔ بھگدڑ میں ایک عورت ہلاک اور متعدد افراد زخمی ہو گئے۔

مقدونیہ میں پھر گھن گرج

مقدونیہ کی فوج اور البانوی نژاد حریت پسندوں کے درمیان طے پانے والا جنگ بندی کا سمجھوتہ چند ہی گھنٹے بعد اپنی افادیت کھو گیا اور فریقین کے درمیان پھر لڑائی شروع ہو گئی۔ مقدونیہ ٹیلی ویژن نے بتایا جنگ بندی سمجھوتے کا احترام نہیں کیا جا رہا اور مقدونیہ فوج کی نئی صف بندی کی جا رہی ہے۔

بھارتی فوجیوں کے لئے اصلاحی کورس

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی بارڈر سیکیورٹی فورس نے ذہنی دباؤ کے تحت نفسیاتی اور دوسرے امراض کا شکار ہونے والے اپنے فوجیوں کے علاج کے لئے اصلاحی کورس متعارف کیا ہے۔

اسرائیلی فوجی فلسطینی علاقوں میں جا گھسے

فلسطینی گوریلا گروپ نے مغربی کنارے کی سرحد پر واقع عرب اسرائیل علاقے میں ایک اسرائیلی شہری کو مارنے کا دعویٰ کیا ہے۔ جبکہ غزہ کے کنارے پر واقع رفح اسرائیل کے بنے مارٹر بم سے کھیلنے والے 2 بچے زخمی ہو گئے۔

اسرائیلی پالیسی فلسطینیوں کے قتل کے مترادف ہے

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے اسرائیل کی اس پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی ہے جو بقول کوفی عنان فلسطینی حریت پسندوں کی ہلاکت پر مبنی ہے ان کے ترجمان نے کہا کہ یہ انسانی حقوق سمیت بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ جبکہ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے بھی اس پالیسی کی مذمت کی ہے۔

بقیہ صفحہ 8

کے باعث تین شہروں میں 5 خواتین، منتخب ناظم کے باپ اور ایک بھکاری سمیت 16 افراد جاں بحق جبکہ متعدد بے ہوش ہو گئے۔ ربوہ اور گردونواح کے علاقوں میں گرمی اور حبس نے ریکارڈ توڑ دیئے۔ دوسری طرف سیالکوٹ میں شدید گرمی کے بعد موسلادھار بارش ہوئی جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی بارش کی وجہ سے موسم انتہائی خوشگوار ہو گیا۔

بجلی مہنگی کرنے کی پھر درخواست واپڈا نے بجلی کے نرخوں میں اضافہ کے لئے ایک بار پھر نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے اپنے اجلاس میں واپڈا کی طرف سے نظرثانی کی اپیل کے قابل سماعت ہونے یا نہ ہونے کے متعلق 11 جولائی کو اجلاس طلب کر لیا ہے۔ جس کی صدارت چیئرمین نیپرا کریں گے۔ واضح رہے کہ نیپرا نے واپڈا کی طرف سے بجلی کے نرخوں میں 78 پیسے اضافے کی سابقہ درخواست اور ٹو ہارٹ ٹیرف سسٹم کے نفاذ کے لئے دائر کردہ درخواست مسترد کر دی تھی اور واپڈا نے اپنی نئی اپیل میں نیپرا کو کہا ہے کہ وہ سابقہ اپیل مسترد کئے جانے کے فیصلے پر نظرثانی کر کے واپڈا کو بجلی کے نرخوں میں اضافے اور ٹو ہارٹ ٹیرف کی اجازت دے۔

اعلیٰ عدلیہ کے دس ناپسندیدہ ججوں کی فہرست

فوج نے لاہور ہائی کورٹ سمیت اعلیٰ عدلیہ سے مبینہ کرپشن، نااہلی اور سیاسی وابستگیوں کی بنیاد پر نکالنے کے لئے ناپسندیدہ ججوں کے چناؤ کا حتمی اختیار عدلیہ اور قانونی معاملات پر صدر و چیف ایگزیکٹو کے ایڈوائزر کو دے دیا ہے۔ جو چیف جسٹس آف پاکستان اور سپریم کورٹ کے ایک دوسرے سینئر جج کی مشاورت اور صلاح مشورہ سے زیر عتاب آنے والے ججوں کی حتمی فہرست مرتب کریں گے۔

عطیہ چشم، صدقہ جاریہ

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 7 جولائی- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 31 زیادہ سے زیادہ 47 درجے سنٹی گریڈ

☆ سوموار 9- جولائی غروب آفتاب: 7-19

☆ منگل 10- جولائی طلوع فجر: 3-30

☆ منگل 10- جولائی طلوع آفتاب: 5.08

حریت لیڈروں کو استقبالیے میں بلائیں گے

دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستانی ہائی کمشنر کی طرف سے نئی دہلی میں صدر مشرف کو استقبالیہ میں حریت لیڈروں کو بھی دعوت دی جائے گی- اسلام آباد میں پریس کانفرنس کے دوران دفتر خارجہ کے ترجمان ریاض محمد خان نے اس سوال کے جواب میں کہ کیا حریت لیڈروں کو استقبالیہ کے لئے دعوت دی جائے گی یا نہیں کہا کہ ابھی دعوت ناموں کو حتمی شکل دی گئی ہے اور نہ تقسیم کئے جا رہے ہیں- تاہم بھارت میں پاکستانی ہائی کمشنر اہم موقعوں پر تقریبات میں حریت لیڈروں کو بلاتے ہیں اور اس مرتبہ بھی یہ معمول دہرایا جائے گا-

آگرہ میں واجپائی سے ساڑھے چار گھنٹے ملاقات ہوگی

صدر مملکت جنرل مشرف اور بھارتی وزیر اعظم واجپائی کے درمیان سربراہ بات چیت کے لئے وقت کا تعین کر دیا گیا ہے- دونوں لیڈروں کے درمیان 15 جولائی کو آگرہ میں ساڑھے چار گھنٹے ون ٹو ون ملاقات ہوگی- باوثوق ذرائع کے مطابق پاک بھارت اعلیٰ حکام کی مشاورت کے بعد صدر مشرف کے دورہ نئی دہلی کے شیڈول کو بھی حتمی شکل دے دی گئی ہے-

شجاعت اور پرویز الٰہی کی صدرت سے ملاقات

پاکستان مسلم لیگ کے ہم خیال رہنماؤں چوہدری شجاعت حسین اور چوہدری پرویز الٰہی نے اسلام آباد میں صدر مملکت اور چیف ایگزیکٹو سے ملاقات کی- اس بات کا اعلان سرکاری طور پر جاری تفصیلات میں کیا گیا جس کے مطابق چوہدری برادران کچھ دیر تک جنرل مشرف کے ہمراہ رہے اور انہوں نے مختلف قومی امور پر ان کے ساتھ تفصیلی تبادلہ خیال کیا- چوہدری برادران نے جنرل مشرف کو صدر کا عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد دیتے ہوئے ان کے آئندہ دورہ بھارت کی مکمل حمایت کی-

مسلم کانفرنس کو قطعی اکثریت مل گئی

آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کی 40 نشستوں کے لئے ہونے والے انتخابات کے نتائج مکمل ہو گئے ہیں اور آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس 22 نشستیں جیت کر حکومت بنانے کی پوزیشن میں آ گئی ہے-

دفاعی مقاصد کے لئے مختص فنڈ گیسٹ ہاؤسز کے لئے؟

ایڈہاک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے دفاعی مقاصد کے لئے مختص سرکاری فنڈز کو گیسٹ ہاؤسز کی تعمیر کے لئے استعمال کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اس امر پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ حکومت تو سرکاری گیسٹ ہاؤسز کی نجکاری کر رہی ہے جبکہ وزارت دفاع کے حکم پر گیسٹ ہاؤسز کو فروغ دے رہے ہیں- کمیٹی نے سابق نیول چیف ایڈمرل (ر) منصور الحق کے دور میں پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم کے لئے نیوی کے فنڈز سے 4 کروڑ 18 لاکھ 56 ہزار روپے کی ادائیگی کا بھی سختی سے نوٹس لیا ہے اور اس معاملہ کی تحقیقات کے ذمہ دار افسروں کے خلاف کارروائی اور قومی رقوم کی وصولی کا حکم دیا-

کوآپریٹو کارپوریشن کا سابق ڈائریکٹر گرفتار

نیشنل انڈسٹریل کوآپریٹو فنانس کارپوریشن کے سابق ڈائریکٹر شیخ منیر احمد کو نیب پنجاب نے کرپشن کے الزام میں گرفتار کر لیا- ان کی گرفتاری نیب آرڈیننس کے تحت عمل میں آئی- بعد ازاں انہیں احتساب عدالت میں پیش کر کے آٹھ دن کا جسمانی ریمانڈ حاصل کر لیا گیا-

کوئی آئینی ترمیم تسلیم نہیں کریں گے اے آر ڈی

اے آر ڈی کی مرکزی قیادت کا اجلاس فیصل آباد میں نوابزادہ نصر اللہ خاں کی صدارت میں ہوا جس کے بعد بریفنگ دیتے ہوئے نوابزادہ نصر اللہ نے کہا کہ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ اے آر ڈی جنرل مشرف کی طرف سے آئین میں کی جانے والی کسی بھی ترمیم کو تسلیم نہیں کرے گی-

پی آئی اے کے کسی بھی ملازم کو برطرف کیا جا سکے گا

چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف نے پی آئی اے میں ٹریڈ یونینز کی معطلی کی مدت میں توسیع کر دی ہے پی آئی اے کی ملازمتوں کو "سروس آف پاکستان" قرار دے دیا ہے- اور بعض معاہدوں پر عملدرآمد کو معطل کر دیا ہے- چیف ایگزیکٹو نے پی آئی اے ٹریڈ یونین اور موجودہ معاہدوں کی معطلی کا حکم نمبر 6 مجریہ 2001 جاری کیا ہے جس کا فوری طور پر اطلاق ہوگا- حکم میں کہا گیا ہے کہ پی آئی اے کے کسی بھی ملازم کو برطرف کیا جا سکے گا-

بھارت جانے والے وفد میں 63 ارکان شامل ہوں گے

صدر مملکت جنرل مشرف اور وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی سے 15 جولائی کو بھارت کے شہر آگرہ میں ملاقات کریں گے- بھارت کا دورہ کرنے والا پاکستانی وفد 63- افراد پر مشتمل ہوگا- جس میں وزراء اعلیٰ، حکام، دانشور اور صحافی شامل ہوں گے- ان کے علاوہ دیگر تفصیلات اور پروگرام کا اعلان کر دیا گیا ہے-

سیاستدانوں کی اپیلیں سماعت کے لئے منظور

لاہور ہائی کورٹ کے خصوصی ڈویژن بنچ نے احتساب عدالتوں کی طرف سے قید، جرمانے اور نا اہلی کی سزائیں پانے والے متعدد دوسرے سیاستدانوں کی ان سزاؤں کے خلاف اپیلیں باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے سرکار کو نوٹس جاری کر دیئے اور ان سیاستدانوں کے مقدمات کا ریکارڈ طلب کر لیا-

پانی کی تقسیم میں وفاق کو مداخلت کا کوئی حق نہیں

پنجاب واٹر کونسل نے وزارت پانی و بجلی کی طرف سے 1994ء کے پانی کے فارمولے کو منسوخ کرنے کے فیصلے کو مسترد کر دیا ہے اور قرار دیا ہے کہ وزارت پانی و بجلی کے اس حکم سے عملاً 1991ء کا پانی معاہدہ بھی ختم ہو گیا ہے کیونکہ 1994ء کا فارمولا دراصل الگ معاہدہ نہیں بلکہ 1991ء کے معاہدے کی شق 14-B کی تشریح تھا-

پاکستان کو سنگین چیلنج درپیش ہیں

پاکستان کے لئے امریکہ کی نامزد سفیر وینڈی چیمبرلین نے کہا ہے کہ پاکستان خطرناک خطے میں واقع ایک اہم ملک ہے- انہوں نے کہا کہ امریکہ ایک مستحکم، جمہوری اور خوشحال پاکستان میں گہری دلچسپی رکھتا ہے- جس کے پڑوسی ممالک سے پرامن تعلقات ہوں- انہوں نے کہا میں پاکستان میں امریکی مفادات آگے بڑھانے کی بھرپور کوشش کروں گی کیونکہ پاکستان سے تعلقات کی 54 سالہ تاریخ میں دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات رہے ہیں- قبل ازیں ہمارے تعلقات کا محور سوویت یونین، افغانستان، بھارت اور سرد جنگ تھی- اب وقت کا تقاضا ہے کہ تعلقات میرٹ کی بنیادوں پر استوار کئے جائیں- انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کو آج سنگین چیلنجوں کا سامنا ہے اس لئے یہاں جلد از جلد جمہوریت بحال ہونی چاہئے-

کسٹم اور پولیس اہلکار کام چور ہیں

لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ کسٹم سے لے کر پولیس حکام تک سب موجیں کرتے ہیں اور ٹکے کا کام نہیں کرتے- تفتیشی اداروں کے ملازمین کام چور ہیں یہ لوگ چاہتے ہیں کہ انہیں مدعی ہی ملزم پکڑ کر دیں اگر عدالتوں سے رجوع کرنے والے مظلوموں نے ملزم گرفتار کروانے ہیں تو پھر تفتیشی اداروں کا کیا فائدہ- اداروں کو بند کر دیں اور یہ کام ججوں کو دے دیا جائے- مسٹر جسٹس خلیل الرحمٰن رمدے نے یہ ریمارکس منشیات کے ایک کیس کی سماعت کے دوران دیئے-

شدید گرمی سے تین شہروں میں 5 خواتین سمیت 16 ہلاک

قیامت خیز گرمی اور شدید حبس

باقی صفحہ 7 پر

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ- فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے- بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
✆ 04524-212434 Fax:213966

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کے لئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

بھائی بھائی گولڈسمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر ہے)

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

حب مقوی دماغ- پھکی منڈی
معجون مقوی دماغ
طلبہ اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

INSTITUTE OF INFORMATION TECHNOLOGY.
THE COURSE OFFERED BY INSTITUTE FOLLOWING CATEGORIES.
① BASIC COURSE.
② ORACLE (OCP).
③ MCSE 2000.
④ Auto CAD 2000.
⑤ GRAPHIC COURSE (Composing & designing) COREL DRAW, INPAGE, PRINT ARTIST.
⑥ SPOKEN ENGLISH COURSE TOEFL,IELTS.
6/50 DARUL ALOOM WASTI RABWAH. ✆ 04524-2116..

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61